رہنمائے نگارش

مجلّہ تحقیق، ہائر ایجوکیشن کمیشن آف پاکستان سے منظور شدہ، کلیہ علوم شرقیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، پاکستان کا سہ ماہی تحقیقی مجلّہ ہے جس میں مشرقی زبانوں، ادبیات، ثقافت، تاریخ اور تصوف و عرفان کے موضوعات پر علمی مقالات شائع کیے جاتے ہیں۔

مقالہ نگاروں سے درخواست ہے کہ مقالہ ارسال کرتے ہوئے مندرجہ ذیل نکات کو پیش نظر رکھیں:

- مقالہ قبل ازیں کسی دوسرے مجلّہ میں شائع نہ ہوا ہو۔
- مقالہ A4 کاغذ پر ٹائپ ہو، نیز اس کی CD بھی ارسال کی جائے۔
- انگریزی زبان میں مقالے کا خلاصہ بھی ارسال کیا جائے۔
- مقالے کی ضخامت بہت زیادہ نہ ہو تاکہ اس کی اشاعت جلد ممکن ہو سکے۔
- موضوع کا انتخاب عصری مسائل اور میلانات کو مدنظر رکھتے ہوئے کیا جائے۔
- مقالے کی اشاعت مجلس ادارت اور مشاورین کی رائے سے مشروط ہے۔
- ارسال شدہ مقالات واپس نہیں کیے جائیں گے۔

نوٹ: مقالہ نگار حضرات کی آراء سے ادارے کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

فہرست مطالب

اردو مقالات

علم اصول حدیث پر عربی کتب کا تعارف و جائزہ/محمد فخر الدین، ڈاکٹر محمد عبداللہ ۵

پاک بحریہ کے گوہر ادب/ ڈاکٹر طاہرہ سرور ۲۳

سید علی ہمدانی کی کشمیر میں خدمات/ ڈاکٹر نصرت نثار ۴۳

جموں کشمیر۔تاریخی پس منظر/ ڈاکٹر اصغر اقبال ۶۱

علامہ اقبال اور طب: افکار و نظریات اور فروغ کے لیے تحریری و تقریری خدمات/ رانا غلام یٰسین ۷۳

احمد رضا احمدی، ایک منفرد ایرانی شاعر/ ڈاکٹر شعیب احمد، ڈاکٹر احسان احمد ۸۹

فارسی مقالات

مثنوی مسکین در ستایش سخن/ دکتر محمد ناصر، دکتر محمد صابر ۹۹

رودکی شناسی در شبہ قارہ / دکتر نجم الرشید ۱۰۵

پنجابی مقالہ

پطرس دے لاہور دا ''محلِ وقوع'' تے پنجاب/ ڈاکٹر نوید شہزاد ۱۱۳

Majallah Tahqiq
Research Journal of
the Faculty of Oriental Learning
Vol: 34, Sr.No.92, 2013, pp 05 - 22

مجلہ تحقیق
مجلہ کلیہ علوم شرقیہ
جلد۳۴، جولائی۔ستمبر۲۰۱۳ء، شمارہ۹۲

علم اصول حدیث پر عربی کتب کا تعارف و جائزہ

☆ محمد فخر الدین
☆☆ ڈاکٹر محمد عبداللہ

Abstract:

Keeping in view the importance of Hadith as second major sourceof Islamic Sharia, the Muslim scholars invented different methods and sciences to check the level, text and narration of Ahadith. These knowledge based efforts are called Usool e Hadith. The knowledge of Usool e Hadith has authenticity and great importance In Hadith methodology and sciences. That is why a lot of books on Usool e Hadith were compiled in different languages, particularly in Arabic. In this article a brief sketch of literature on Usool e Hadith, compiled in Arab language is being presented.

اسلامی شریعت کا مصدر ثانی ہونے کے لحاظ سے علم حدیث کو علوم شرعیہ میں بہت اہم مقام حاصل ہے اطاعت رسول ﷺ کے لئے علم حدیث کی رہنمائی ضروری ہے۔ مسلمانوں نے علم حدیث کی اہمیت کے پیش نظر اس علم کے حاصل کرنے میں بہت زیادہ تگ ودو سے کام لیا ہے اور ہر زمانے کی عبقری شخصیات نے اس کے لئے اپنی زندگیاں وقف کر دیں۔

☆ پی۔ایچ۔ڈی اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ وعربی، جامعہ گومل، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان
☆☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ وعربی، جامعہ گومل، ڈیرہ اسماعیل خان، پاکستان

علم حدیث کو محدثین نے دو اقسام میں تقسیم کیا ہے۔ اوّل علم الروایہ اور دوم علم الدرایہ۔ اوّل الذکر حدیث کے ضبط اور تحریر کے متعلق ہے جبکہ ثانی الذکر میں ان قوانین اور اصولوں کا ذکر ہوتا ہے جو حدیث کی چھان بین، راویوں کے حالات اور دیگر کوائف سے متعلق ہوں۔

محدثین نے اپنے الفاظ میں ان علوم کی تعریف میں لکھا ہے:

علم الحدیث الروایہ: علم یشتمل علی اقوال النبیﷺ وافعاله وتقریراته وصفاته وروایتها وضبطها وتحریر الفاظها.(۱)

(علم الحدیث باعتبار روایت ایسا علم ہے جو نبیﷺ کے اقوال، افعال اور تقاریر اور صفات کی روایت کرنے، ضبط کرنے اور ان الفاظ کو تحریر کرنے پر مشتمل ہے)

جب کہ درایت حدیث، علم الدرایہ کے متعلق ان کے الفاظ ہیں:

علم الحدیث درایه: علم بقوانین یعرف بها احوال السند والمتن.(۲)

(علم حدیث، درایت ان قوانین، اصول کے جاننے کا نام ہے جس سے سند اور متن کے احوال جانے جاتے ہیں)

یہی علم درایت علم اصول حدیث بھی کہلاتا ہے جس میں ان قواعد کا استخراج ہوتا ہے۔ جس سے کسی بھی حدیث کو پرکھ کر اس کا درجہ بلحاظ عمل متعین کیا جاتا ہے۔ اس علم کو علم مصطلحات حدیث کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

مسلمانوں کو نبیﷺ کی ذات سے جو محبت تھی اس محبت کا عملی اظہار جمع و تدوین حدیث کی صورت میں آج بھی دیکھا جا سکتا ہے کہ انہوں نے نبیﷺ سے تعلق کی بنا پر اس چیز کو جمع کیا جس کی نسبت نبیﷺ سے ہو جیسا کہ حدیث کی تعریف میں علماء فرماتے ہیں:

ما اضیف الی النبیﷺ. (۳)

مگر ان کی محبت میں احتیاط کا پہلو ابتداء سے موجود تھا کیونکہ خود کلام اللہ میں بھی اہل ایمان کو تحقیق و تفتیش کا جو اصول دیا گیا تھا اس سے صرف نظر کرنا ممکن نہیں تھا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:۔

یایها الذین اٰمنوا ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا.(۴)

اور احادیث مبارکہ میں نقل حدیث کے ضمن میں ہونے والے ارشادات جن میں جہاں

ایک طرف اشاعت حدیث کا حکم اور اس پر اجر بتلایا گیا ہے، وہیں بہ پہلو اس میں احتیاط نہ کرنے اور کذب فی الحدیث پر وعید بھی سنائی گئی ہے۔

من تعمد علی کذبا مقعده من النار.(۵)

خیر القرون میں صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی طرف سے روا رکھی جانے والی تدابیران احکامات پر عمل کا شاخسانہ تھیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے واقعات کو علامہ ذہبیؒ نے تذکرۃ الحفاظ میں تفصیلاً ذکر کیا ہے۔ جن میں ان حضرات کی طرف سے حدیث کی روایت میں تحقیق و تفتیش کا ثبوت ملتا ہے(۶)

آنے والے ادوار میں جب اسلامی معاشرہ میں دیگر عناصر کا اختلاط ہوا اور مختلف لوگوں نے مختلف اسباب و وجوہات کی بنا پر افتراء علی النبی ﷺ کیا تو محدثین نے ان سادہ تدابیر کو مختلف علمی قواعد کی صورت میں منضبط کر کے اس فتنہ کا استیصال کرنے کی کوشش کی اور آنے والے وقت کے ساتھ یہ اصول ترقی کرتے گئے۔ یہاں تک کہ محدثین نے اس فن میں جو مصادر آج سے ہزار برس پہلے مرتب کیے تھے آج بھی وہ جامعیت کے لحاظ سے کامل ہیں اور کوئی اہل علم اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ انسانی بساط میں جو بھی ممکن تھا محدثین کرام نے اس میں دقیقہ فروگزاشت نہیں کیا۔

محدثین نے حدیث کی تحقیق و تفتیش کی خاطر راویان حدیث کے معیار کے تعین کے سلسلے میں اسماء الرجال، جرح و تعدیل جیسا عظیم علم مرتب کیا۔ محدثین کی متداول اصطلاحات کے متعلق علم المصطلح کو ترقی دی۔ متن حدیث کی تحقیق کے لئے ناسخ و منسوخ، غریب الحدیث، علل الحدیث، مختلف الحدیث، وضع شدہ احادیث کے لئے موضوعات وغیرہ اہم موضوعات کی تحقیق میں اپنی زندگیاں صرف کیں۔ اور صرف علم حدیث کے سلسلے میں اتنے علوم کی آبیاری کی کہ بعضوں نے پچاس، بعض نے پینسٹھ، بعض نے ترانوے اور بعض نے ایک سو انتیس علوم کا ذکر کیا ہے۔(۷)

محدثین کرام نے صرف اصول و قواعد مرتب کرنے پر اکتفا نہیں کیا بلکہ عملاً بھی ذخیرۂ احادیث کو ان قواعد پر پرکھنے کے بعد ان کے درجات متعین کیے۔ اول درجہ میں ان روایات کو جمع کیا جو اصول حدیث کے معیارات پر پورا اترتی تھیں۔ دوسرے درجے میں ان روایات کو بالکل مسترد کر دیا جو اصول حدیث کی روشنی میں شدید سقیم ثابت ہوئیں۔ جبکہ تیسرے درجہ میں ان روایات کے بارے میں

توقف کیا، جو اصول حدیث کے مطابق نہ تو اعلیٰ ترین معیار کی حامل ثابت ہوئیں اور نہ ہی ادنیٰ ترین کی۔ ابتداءً ان کلیات کا تحریری ذکر نہیں ہوا کرتا تھا بلکہ ذخیرۂ احادیث میں ان کے درجات کا ذکر ہوتا تھا۔ جب آنے والے وقت میں ان علوم کی فنی حیثیت مسلمہ ہوگئی اور اہل علم نے بحیثیت مجموعی ایک طرح سے اجماع کی صورت ان کو اختیار کرلیا تو اس وقت علم اصول حدیث کو کتابی صورت میں لکھا گیا۔

امام ابن حجر عسقلانیؒ کی تحقیق کے مطابق اولین کتاب رامہرمزی (م ۳۶۰ھ) کی ''المحدث الفاصل بین الراوی والواعی'' ہے۔ اصول ومصطلحات کے ضمن میں یہ ابتدائی کوشش تھی جو اپنے موضوع پر حاوی نہ تھی۔ اسی صدی میں امام حاکم نیشاپوریؒ ''معرفة علوم الحدیث'' جیسی معرکتہ الآراء کتاب تحریر کی، جو موضوع کے تمام مباحث پر تو حاوی تھی مگر ترتیب و تدوین کے عنصر کا اس میں فقدان تھا۔ اس کے بعد خطیب بغدادیؒ نے قوانین روایت کی بابت ایک جامع تصنیف ''الکفایه فی علوم الروایه'' کے نام سے کی۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے آداب روایت کے موضوع پر ''الجامع الآداب الشیخ والسامع'' کے علاوہ اصول حدیث کے دیگر علوم پر بے شمار کتب تحریر کیں اور ان کتابوں کے علمی معیار کی بابت امام ابوبکر بن نقطہ کا کہنا ہے کہ بغدادی کے بعد آنے والے محدثین اس کی کتاب کے اہل وعیال کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔ (۸)

آنے والے وقت میں قاضی عیاض (م ۵۴۴ھ) نے '' الالماع فی ضبط الروایه و تقیید الاسماء'' تحریر کی اور امام عمر بن عبدالمجید المیانجی (م ۵۸۰ھ) نے ''ما لا یسع المحدث جهله'' نامی کتاب اصول حدیث کے ضمن میں رقم کی۔ ساتویں سے دسویں صدی ہجری کے عرصہ میں جتنی تصانیف ہوئیں انہوں نے علم اصول حدیث کو اوج کمال تک پہنچا دیا۔ اس دور کی اہم کتابوں میں ابن اثیر، مبارک بن محمد (م ۶۰۶ھ) کی ''جامع الاصول لا احادیث الرسول ﷺ'' ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمان الشہر زوری (م ۶۴۳ھ) کی ''علوم الحدیث'' معروف به ''مقدمه ابن الصلاح''، امام زین الدین عراقی (م ۸۰۶ھ) کی ''نظم الدرر فی علم الاثر''، امام محمد بن محمد الجزری (م ۸۳۳ھ) کی ''مقدمہ فی علوم الحدیث''، امام ابن حجر عسقلانیؒ (م ۸۵۲ھ) ''نخبة الفکر'' اور اس کی شرح ''نزهة النظر''، اور امام ابن الملقن سراج الدین (م ۸۹۳ھ) کی تصنیف ''التذکرة'' وغیرہ شامل ہیں۔

ماضی قریب میں بھی اصول حدیث پر عربی زبان میں نہایت وقیع کتب تحریر کی گئی ہیں۔ جن میں ''قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحدیث'' جمال الدین قاسمی (م۱۳۲۲ھ)، ''توجیہ النظر الی علم الاثر'' شیخ طاہر الجزائری (م۱۳۳۸ھ)، ''اصول حدیث'' ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب، ''المنہج الحدیث فی علوم الحدیث'' محمد السماحی، ''منہج النقد فی علوم الحدیث'' ڈاکٹر نور الدین عتر، ''مصطلح علوم الحدیث'' ڈاکٹر صبحی الصالح اور ''تیسیر المصطلح'' ڈاکٹر محمود الطحان وغیرہ شامل ہیں۔

بنیادی واصولی کتب کے بعد لکھی جانے والی کتابیں بنیادی طور پر اصولی کتابوں کی ترتیب نو ہیں۔ جن میں عصری تقاضوں کو مدنظر رکھتے ہوئے قدیم مواد کو جدید انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

ذیل میں عربی زبان کی منتخب شدہ تصانیف کا تعارف پیش ہے جن میں محدثین کرامؒ نے اصول حدیث کے ضمن میں اپنی تحریری کاوشوں کو اپنے آنے والوں کے لئے پیش کیا ہے اور متاخرین علماء نے بھی ان میں اپنی مقدور بھر کاوشیں کر کے ان کی تفہیم کو آسان بنایا ہے۔ قدماء کی کتب کا تذکرہ زمانی ترتیب کے مطابق ہے جبکہ متاخرین کی کتب کا سن اشاعت کے لحاظ سے ذکر کیا گیا ہے۔

المحدث الفاصل بین الراوی والواعی.

(قاضی حسن بن عبدالرحمٰن الرمہرمزی ۲۶۰ھ) تحقیق: الدکتور محمد عجاج الخطیب۔

اصول حدیث کی اولین کتب میں سے ہے۔ آغاز کتاب میں محقق مذکور اس کتاب کے مصنف کا جامع تعارف لکھتے ہیں۔ اس کے بعد کتاب کے چار مخطوطات (۱) دار الکتب الظاہریہ (۲) نسخہ کوبریلی (۳) نسخہ سوہاج (۴) نسخہ مشہد کا تعارف اور ان کی اسناد کا بیان کرتے ہیں۔

کتاب کے اہم موضوعات میں حدیث نبوی ﷺ کا درجہ، اس کی اہمیت وفضیلت، اسناد کا علو ونزول، روایت، اسماء، کنی، القاب، ضبط الحدیث، مذاکرہ حدیث اور صیغ اداوغیرہ شامل ہیں۔

اگرچہ اصول حدیث کی اکثر انواع کا ذکر ہے مگر چند ایک غیر موجود بھی ہیں، جیسے صحیح، حسن، ضعیف، مرسل کی تعاریف وغیرہ۔ چونکہ یہ اپنے فن میں اولین کتب میں سے ہے لہٰذا ایسا ہونا عین ممکن تھا۔ جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں:

''لکنہ لم یستوعب'' یعنی یہ کتاب تمام مباحث کو جامع نہیں ہے۔(۹)

فہارس کتاب میں دس عنوانات کے تحت فہارس دی گئی ہیں۔ احادیث، اعلام، اشعار، امثال، اماکن کی جامع فہرستیں بھی کتاب کا حصہ ہیں۔ یہ کتاب ۱۱۷ مراجع ومصادر کے حوالہ جات سے مزین ہے۔

اصول حدیث کے علماء نے اس کتاب کی زمانی اولیت کا اقرار کیا ہے۔(۱۰)

یہ کتاب دارالفکر، بیروت سے ۱۳۱۹ھ میں شائع کی گئی ہےاوراس میں ۶۸۶ صفحات ہیں۔

الکفایه فی معرفة اصول علم الروایه۔(امام ابوبکراحمد بن علی بن ثابت المعروف خطیب بغدادی)، تحقیق: ابراہیم بن موسیٰ آل نجح الدمیاطی

یہ کتاب دوجلدوں پر مشتمل ہے۔جلداول میں چھ اجزاء کے تحت مختلف ابواب قائم کر کے ابتداءً سنت کی بحث کی گئی ہے، اس میں سنت عمومی، خصوصی، تقسیم، خبر واحد کی حیثیت، صحابی کی تعریف، مجلس حدیث میں ضبط کے معاملات کی وضاحت، راوی کی شرائط پر بحث، جرح اوراس کے احکام، مختلط الحدیث کے احکام اورالفاظ حدیث کے احکامات بیان کیے گئے ہیں۔

جلد ثانی کی ابتداء جزو سات سے ہوتی ہے، جس میں روایت بالمعنیٰ کی جامع بحث ہے۔ جزو آٹھ میں محدث کے لئے حدیث لکھتے وقت کے احکام کی بحث ہے۔ جزو نو میں لکھی ہوئی حدیث اور محدث کا اس پر طرز عمل کی بابت بحث ہے۔ جزو دس میں ضبط حدیث کی اقسام اور احکام پر بحث ہے۔ جزو گیارہ میں اجازۃ عن اجازہ کے ساتھ روایت کی بحث کی گئی ہے جبکہ جزو بارہ میں حدیث بھول جانے اور ان میں اختلاط ہو جانے کے بعد ان پر عمل کی بحث ہے۔ جزو تیرہ میں مرسل اور متصل کا ذکر ہے۔

خطیب بغدادی نے علم اصول حدیث کے تمام بکھرے ہوئے مواد کو سمیٹا اور الکفایہ میں ابتداً باب **فی التسویه بین الکتاب والسنة فی العمل والتکلیف** سے کی اور خاتمہ باب **فی الترجیع بین الاخبار** پر کیا۔

فہارس میں ۴ فہرستیں دی گئیں ہیں۔

۱۔ احادیث کی فہرست:۔ یہ فہرست کافی ضخیم ہےاوراس کوحروف تہجی کے اعتبار سے لکھا گیا ہے ساتھ ہی راوی کا ذکر بھی موجود ہے۔

۲۔ فہرست آثار:۔صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کے آثار کا ذکر ہے اس میں بھی حروف تہجی کی ترتیب کا خیال رکھا گیا ہے۔

۳۔ فہرست الاشعار:۔اس میں شعر کے مصرعے کے ساتھ ساتھ شاعر کے نام کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔

۴۔ فہرست موضوعات:۔تمام موضوعات بمعہ صفحہ نمبر لکھے ہوئے ہیں۔

کتاب تمام اہل علم میں متداول ہے۔ڈاکٹر طحان کہتے ہیں:

اعظم المصادر هذاالعلم. (۱۱)

ڈاکٹر خالد فرماتے ہیں کہ:۔اہل علم کی مقبول و متداول کتاب ہے۔(۱۲)

ڈاکٹر سراج الاسلام لکھتے ہیں:۔نہایت مفید کتاب ہے۔(۱۳)

یہ کتاب مکتبہ دارالھدیٰ،میت غمر، کی طرف سے ۲ جلدوں میں ۲۰۰۳ شائع کی گئی ہے۔ اس کی پہلی جلد میں ۵۹۲ صفحات ہیں جبکہ دوسری جلد ۶۳۲ صفحات پر مشتمل ہے۔

الجامع الاخلاق الراوی و آداب السامع۔(احمد علی بن ثابت خطیب المعروف خطیب بغدادی)، تحقیق: الدکتور محمد عجاج الخطیب

آغاز میں محقق کا تمہیدی مقدمہ ہے۔جس میں خطیب بغدادی کے حالات زندگی پر کا تفصیلی ذکر ہے۔

اس کے بعد کتاب کے مخطوط کی بابت اہم معلومات دی گئی ہیں۔

جلد اول میں پانچ اجزاء اور ۲۳ ابواب میں ایک محدث کے لئے آداب کا بیان ہے۔

جلد دوم میں دس اجزاء اور ۳۵ ابواب میں آداب ہیں۔

پانچ سو حوالہ جاتی کتب کی فہرست ہے۔فہارس میں آیات، احادیث، تراجم، اعلام، اشعار اور موضوعات شامل ہیں۔

علامہ بغدادی کے متعلق ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:۔

ثم جاء هم الخطیب ابو بکر البغدادی فعمل فی قوانین الرویه کتاباً سماه "الکفایه" وفی ادابها کتاباً سماه " الجامع الآداب الراوی والسامع" قال الحافظ ابوبکر بن نقطه: کل من انصف علم ان المحدثین بعد الخطیب

عیال علی کتبه (۱۴)

علامہ محمد بن جعفر الکتانی ''الجامع الاخلاق الراوی'' کے بارے کہتے ہیں:۔

''وهو غاية من بابه'' (۱۵)

اس کتاب کے علمی مقام کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ڈاکٹر سراج الاسلام لکھتے ہیں:۔

یہ نہایت مفید کتاب ہے (۱۶)

اس کتاب کو مؤسسۃ الرسالہ، دمشق، نے ۱۹۸۱ میں ۲ جلدوں میں شائع کیا ہے۔ جلد اول میں ۶۸۰ صفحات ہیں جب کہ دوسری جلد ۵۳۶ صفحات پر مشتمل ہے۔

علوم الحديث لابن الصلاح.

(ابوعمرو عثمان بن عبدالرحمان الشہر زوری)، محقق: ڈاکٹر نوالدین عتر

امام عثمان بن عبد الرحمن عراق کے شہر شہروز میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کا لقب صلاح الدین تھا اور اسی نسبت سے آپ کو ابن الصلاح کہا جاتا ہے۔ آپ کی کتاب مقدمہ ابن صلاح کے نام سے معروف ہے۔ مصنف نے ماقبل کے علماء کی کتب میں بکھرے ہوئے مواد کو جمع کر کے اصطلاحات حدیث کی جامع تعریفیں لکھنے کے ساتھ ساتھ ماقبل کے علماء کی تعریفیں بھی بیان کی ہیں اور ان کے تسامح پر تعقیب بھی کی ہے۔ (۱۷)

اس کتاب میں ۶۵ انواع حدیث کا تفصیلی ذکر ہے۔ محقق نے مکتبہ سلیمانیہ استنبول کے مخطوط کو بنیاد بنا کر اس کتاب کو مرتب کیا۔ اس کتاب کے دیگر مخطوطات میں حافظ عبد الرحیم بن الحسین العراقی کا نسخہ جو مکتبہ عارف وحکمت، مدینہ میں ہے اور ایک اور مخطوط جو مکتبہ اوقاف، حلب میں ہے شامل ہیں۔

ابن صلاح کی اس کتاب کے متعلق ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں:.

فهذب فنونه و املاه. (۱۸)

فہارس میں قرآن، احادیث، مصنف کی ذکر کردہ کتب، مخطوطہ کی تحقیق کے مصادر، اعلام، موضوعات، معجم مصطلحات الکتاب کو لکھا گیا ہے۔ مختلف علماء نے اس کی شرح وبسط پر کتب لکھی ہیں ابن حجر، ابن کثیر نے اس کے اختصار لکھے اور علامہ عراقی نے اس کو منظوم کیا۔

ڈاکٹر طحان اس کے بارے کہتے ہیں:۔

وھو اجود الکتب فی مصطلح الحدیث (۱۹)

ڈاکٹر عبدالرؤف اس کی بابت کہتے ہیں:۔اس کتاب کو مقبولیت حاصل ہوئی (۲۰)

یہ کتاب دارالفکر العاصر، بیروت، لبنان سے ۱۹۸۶ء میں شائع ہوئی ہے اور اس میں صفحات کی کل تعداد ۱۷۴ ہے۔

التذکرہ فی علوم الحدیث۔(حافظ عمر بن علی ابن النحوی المعروف ابن الملقن ،م ۸۰۴ھ)،تحقیق:علی حسن علی عبدالمجید

تقدیم میں محقق نے اس رسالے (مختصر) کی اہمیت کے بارے میں لکھا ہے کہ اس رسالے میں ابن الملقن نے ابن الصلاح کے معرفۃ علوم الحدیث کے مضامین کا اختصار کرنے کے ساتھ ساتھ مزید بھی اضافے کیے ہیں۔(۲۱)

آغاز میں ہی علامہ ابن ملقن کا جامع تعارف پیش کیا گیا۔جس میں ان کی پیدائش،تعلیم، اساتذہ اور اہم شاگردوں کا تعارف قابل ذکر ہے۔ان میں علامہ مقریزی اور ابن حجر کا نام بھی شامل ہے اور ساتھ ہی ابن ملقن کی تصانیف کا بھی ذکر ہے۔اس کے بعد اس مخطوطے کی مختلف عکسی تصاویر بھی شامل کی گئی ہیں۔محقق کی تحقیق کے مطابق یہ رسالہ حافظ سخاوی کی کتاب "التوضیح الابھر لتذکرۃ ابن ملقن فی علم الاثر" سے اخذ کیا گیا ہے۔جو تذکرہ ابن ملقن کے متعلق لکھی گئی ہے۔

علامہ ابن ملقن نے اس کتابچہ میں ۷۳ انواع حدیث کا ذکر کیا ہے۔ یہ کتابچہ بھی معجم کی طرز پر لکھا گیا ہے۔ ہر اصطلاح کی جامع مگر مختصر وضاحت کی گئی ہے۔

یہ کتاب دار عمار، عمان ، اردن کی طرف سے شائع کی گئی ہے جس میں کل صفحات کی تعداد ۳۰ ہے۔

الباعث الحثیث شرح اختصار علوم الحدیث. (لحافظ ابن کثیر،شارح:احمد محمد شاکر)

مقدمہ اول میں علامہ شاکر ابوالفداء عماد الدین اسماعیل بن شیخ ابی حفص شہاب الدین عمر ابن کثیر کی کتاب اختصار علوم الحدیث کی اہمیت وافادیت کے بارے میں روشنی ڈالتے ہیں اور اس کے

نسخوں کی عدم دستیابی کا ذکر کرتے ہیں۔ پہلا نسخہ بڑی جدوجہد اور کاوشوں کے بعد علامہ الشیخ محمد عبد الرزاق حمزہ مدرس حرم مکی نے مختلف مخطوطات کی مدد سے ترتیب دیا۔اس کتاب کو آسان الفاظ میں تفہیم کے لئے علامہ شاکر نے الباعث کے نام سے پیش کیا۔آغازِ مقدمہ میں ان تمام باتوں کا ذکر ہے۔ حدیث رسول ﷺ کی اہمیت اور اس بارے میں احتیاط کی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔(۲۲)

مقدمہ ثانی میں محمد عبد الرزاق حمزہ نے اصول حدیث کی اہمیت، آغاز، اہم کتابوں کے نام، اصول حدیث میں اہم مصنفات کو تاریخی ترتیب سے لکھا ہے اور تصنیف کی غایت کی بابت ابن کثیر کا قول نقل کرتے ہیں:۔

"واستدرک علی ابن الصلاح استدرکات مفیدہ" (۲۳)

مؤلف عبدالرزاق حمزہ نے ابن کثیر کے حالات پر بحث کی ہے اور ان کی تصانیف کا اختصار سے جائزہ بھی پیش کیا ہے۔

اس کتاب میں ۶۵ انواع حدیث پر بحث کی گئی ہے۔جن میں صحیح، حسن، ضعیف، مسند، متصل، مرفوع، مقطوع، موقوف، مرسل، خبر مقبول کی تمام اقسام اور جرح وتعدیل کے تمام احکام، ضبط حدیث، روایت بالمعنی، آداب الطالب الحدیث، مختلف الحدیث، طبقات محدثین وغیرہ جیسے اہم عنوانات کو ۶۵ عنوانات میں تقسیم کر کے تفصیلی بحث کی گئی ہے۔ جہاں مزید ضرورت وضاحت تھی۔ علامہ شاکر "قلت" کے الفاظ کے بعد اس کی وضاحت کی ہے۔

کتاب کے بارے میں ڈاکٹر ظفر کہتے ہیں:۔ یہ ایک اہم علمی شہ پارہ ہے (۲۵)

یہ کتاب دارالکتب العلمیہ، بیروت سے شائع کی گئی سن طباعت موجود نہیں۔اور یہ کتاب کل ۲۴۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

فتح المغیث بشرح الغیث الفیہ الحدیث۔(محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی)، تحقیق عبدالکریم و محمد بن عبداللہ)

یہ کتاب مقدمہ ابن صلاح کا نظمیہ ہے۔اور ۱۰۰۲ اشعار میں مقدمہ کے مضمون کو نظم بند کیا گیا ہے۔ اصول حدیث کی اہم تصانیف کے ناموں کے بعد مقدمہ میں علامہ عبد الرحیم عراقی کی بابت مکمل تفصیلات دی گئی ہیں۔ان کا نام، نسب، اساتذہ اور تلامذہ کے ساتھ ساتھ ان کی تصانیف کا

جامع تعارف ہے۔

باب اول میں گیارہ فصول ہیں۔ باب دوم میں شیخ سخاوی کے بارے میں دس فصول میں جامع تفصیلات فراہم کی گئی ہیں۔ باب سوم میں الفیہ عراقی کی بابت نو فصول میں جامع تفصیل ہے۔ باب چہارم میں فتح المغیث کی تحقیق کی بابت تفصیل لکھی گئی ہے۔

جلد اول میں ۳۴۵ صفحات میں ۱۶۰ اشعار کے مضمون کی وضاحت کی گئی ہے۔

جلد دوم میں ۵۳۲ صفحات ہیں، اس میں ۳۹۸ اشعار کی تشریحات بھی ہیں۔

جلد سوم میں ۴۸۶ صفحات ہیں اور ۲۲۷ اشعار کی شرح کی گئی ہے۔

جلد چہارم میں کل صفحات کی تعداد ۵۲۸ ہے اور اس جلد میں ۲۱۷ اشعار کا ذکر ہے۔

جلد پنجم میں ۳۵۹ صفحات فہارس علمی کے لئے مختص ہیں۔

پہلی چار جلدوں میں علامہ عبدالرحیم عراقی کی کتاب کی مکمل شرح بیان کی گئی ہے۔ جبکہ پانچویں جلد صرف فہارس پر مشتمل ہے۔ جس میں قرآنی آیات، احادیث، آثار، اعلام، کتابوں کے نام، بلدان، مصادر و مراجع اور موضوعات کی تفصیلی فہرست ہے۔

قرآنی فہرست قرآنی سورتوں کی ترتیب سے ہے۔ احادیث کی فہرست میں حدیث کا پہلا لفظ اور راوی درج ہے اور اس کو بھی حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دی گئی ہے۔ آثار صحابہ میں بھی حروف تہجی کا اعتبار ہے۔ اعلام کو اسماء، والقاب النساب، کنیٰ، نساء کے لحاظ سے تقسیم کیا گیا ہے۔

مصادر میں ۱۰۹۸ کتب کا ذکر ہے۔

ڈاکٹر ظفر اس کی بابت لکھتے ہیں: ۔نہایت ہی اچھے انداز میں اس کتاب کو لکھا گیا ہے اور اس کے اشعار کو یاد کرنا بھی آسان ہے۔(۲۶)

یہ کتاب مکتبہ دار المنهاج، ریاض کی طرف سے ۱۴۲۶ھ میں شائع کی گئی ہے اس کی ضخامت پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔

دراسات فی الحدیث النبوی وتاریخ تدوینہ۔(الدکتور محمد مصطفیٰ الاعظمی)

مختصر تعارف: یہ اصل میں ڈاکٹر محمد مصطفیٰ کا کیمرج یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کے لئے انگریزی زبان کا مقالہ تھا۔ اس کا عنوان studies in early hadith litrature

ہے۔ ۱۹۶۶ء میں اس کا عربی میں ترجمہ کیا گیا اس کا پہلا ایڈیشن ۱۳۹۶ھ میں شائع ہوا۔

آغاز کتاب میں پروفیسر ڈاکٹر مشہور مستشرق A.J.Arberry کی تمہید دی گئی ہے۔ جس میں انہوں نے اس مقالہ کو عہد حاضر کے تحقیقی رجحانات کا حامل اور اصل تحقیق پر مبنی مقالہ قرار دیا ہے۔(۲۷)

۷۱۲ صفحات پر مشتمل اس تحقیقی کتاب میں ۱۵ مستشرقین کے مضامین کے حوالے، ۲۵۶ حوالہ جاتی کتب کا ذکر ہے۔ آٹھ ابواب اور ۲ ملحقات پر مبنی ہے۔ جس کی تفصیل ذیل میں ہے:۔

باب اول۔ فصل اول میں سنت کا مفہوم اور اسلام میں اس کا مقام، تعریف محدثین وفقہاء کے ہاں، عربی لغت میں، قرآن میں، احادیث میں اور مستشرقین کے ہاں سنت کا مفہوم، کے عنوانات پر تحقیق کی گئی ہے۔ جبکہ دوسری فصل میں سنت کا مقام آپ ﷺ، صحابہؓ و تابعینؒ کے ہاں، فتنہ انکار و رفض، خوارج، معتزلہ، منکرین سنت کے دلائل اور ان کا رد بمعہ امثال۔

باب ثالث۔ کتابت حدیث اور تاخیر کتابت کے اسباب بمعہ امثال۔

باب رابع۔ تدوین حدیث، صحابہ کرامؓ کے مدونہ ذخیرے، درس حدیث و مختلف صحابہؓ و محدثین کے درس، مختلف کبار تابعین کی کاوشیں، صغار تابعین وتبع تابعین کی تدوین حدیث میں خدمات۔

باب الخامس۔ تحمل علم، قرن اول اور ثانی میں تدریس حدیث، حلقہ درس، مذاکرہ صحابہؓ، مذاکرہ تابعینؒ، مذاکرہ تبع تابعینؒ، کتب حدیث کا ظہور، اخذ حدیث کے طریقے۔

باب سادس۔ حدیث کی کتب، کتابوں میں مستعمل مواد، لکھنے کا طریقہ، اسناد کا بیان، رموز و اوقاف کا تفصیلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

باب السابع۔ اسناد کی تعریف، آغاز حدیث میں آغاز، اسناد کی بابت مستشرقین کا نقطہ نظر، جوزف شاخت کے اعتراضات، اور ان کا تجزیاتی جواب لکھا گیا ہے۔

باب الثامن۔ احادیث کی صحت اور شاخت کے اعتراضات، جن فقہی احادیث پر اعتراضات کیے ۶ امثال کیساتھ ان کی تردید، گولڈ زیہر، ونسنک کے اعتراضات کی تردید۔ مغازی، موسیٰ بن عقبہ کی روایات پر شاخت کی تنقید کا جائزہ۔ گیوم کی مغازی موسیٰ بن عقبہ کی روایات پر تنقید کا تحقیقی محاسبہ کیا گیا ہے۔

باب تاسع۔ نسخہ محققہ اور اس کی ترتیب کا منہج۔ نسخہ سہیل بن ابی صالح کا جامع تعارف ہے۔

الملحق الاول۔ حدثنا اور اخبرنا کا فرق۔ الملحق ثانی۔ مفہوم الحدیث۔ اسناد کا انتشار قرن اول میں۔ صحیح

بخاری کی روایات۔صحیح اور غیر صحیح کا فرق۔

یہ کتاب المکتبہ الاسلامی، بیروت نے ۲ اجزاء میں ۱۹۸۰ءکوشائع کی۔جلد اول میں ۳۲۵ جبکہ جلد دوم میں ۳۸۷ صفحات ہیں۔

تیسیر مصطلح الحدیث (مصنف: الدکتور محمود بن احمد طحان)

مصنف مذکور مختلف عرب جامعات میں استاد حدیث رہے ہیں۔اور انہوں نے طلباء کے لئے اصول حدیث میں یہ نادر کتاب تدوین کی۔تصنیف کی غایت کی بابت لکھتے ہیں کہ: متقدمین کی بعض کتب میں طوالت سے اور بعض میں اختصار اور بعض میں امثال کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ایک ایسی کتاب جو آسان، ترتیب اور امثال سے مزین ہو۔(۲۸)

مقدمہ میں علم مصطلح الحدیث اور اس کی اہم کتابوں کا ذکر ہے۔اس کتاب میں ۴ ابواب اور متعدد فصول کے تحت اصول حدیث کے مباحث کو سمیٹا گیا ہے۔

باب اول کی پہلی فصل میں ہم تک پہنچنے کے اعتبار سے حدیث کی اقسام جیسے متواتر، واحد، مشہور، عزیز، غریب کا ذکر ہے۔دوسری فصل میں خبر مقبول کی اقسام صحیح، حسن، صحیح لغیرہ اور حسن لغیرہ، خبر مقبول میں معمول اور غیر معمول کی بحث، محکم و مختلف، ناسخ و منسوخ۔تیسری فصل میں خبر مردود اور اسباب رد کا تفصیلی بیان ہے۔چوتھی فصل میں خبر مشترک، قبول و مردود کا ذکر ہے۔

دوسرے باب میں صفة من تقبل روایة.وما یتعلق بذالک من الجرح والتعدیل ۔راوی کی شرائط قبولیت، جرح تعدیل کی کتب سے متعلق عام رائے، جرح وتعدیل کے مراتب کا بیان ہے۔

تیسرے باب میں دو فصول کے تحت ضبط روایت و آداب روایت کا تفصیلی بیان ہے۔

چوتھے باب میں اسناد اور ان کے متعلقات پر تفصیلی بحث ہے۔ اس کتاب میں ۲۴ مصادر و مراجع ہیں۔

کتاب کی خوبیوں کے بارے میں ڈاکٹر محمود الطحان تین باتوں کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

۱۔ تقسیم: کہ ہر بحث اور عنوان کو الگ الگ تقسیم کر کے اس پر جامع بحث ہوتا کہ اس کا طلباء کے لئے سمجھنا آسان ہو۔

۲۔ کاملیت: ہر بحث کو تعریف اور مثال کے ذریعے عام فہم کرنا۔

۳۔ استیعاب: تمام اہم بحثوں کا احاطہ کرنا۔

چونکہ یہ کتاب تفہیم کے مقصد کے تحت لکھی گئی ہے لہٰذا طلباء اس سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اردو میں بھی اس کے کافی تراجم مختلف علماء کی طرف سے ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر ظفر نے دور رابع کی اصول حدیث کی اہم ترین کتب میں اس کا شمار کیا ہے۔(۲۹)

ڈاکٹر خالد اس کتاب کے بارے کہتے ہیں کہ: جامع اور مفید کتاب ہے۔(۳۰)

مرکز الھدی للدراسات، الکویت، کی طرف سے ۱۴۰۵ھ میں یہ کتاب شائع کی گئی اور اس میں کل صفحات ۱۸۴ ہیں۔

بحوث فی تاریخ السنة المشرفة۔(مصنف: الدکتور اکرم ضیا العمری)

یہ مؤلف کا کلیۃ الآداب، جامعہ بغداد میں تاریخ اسلامی میں ماسٹر درجہ کے لیے پیش کردہ مقالہ ہے۔

ابتداءً وہ فتنہ وضع حدیث کا تفصیلی ذکر کرتے ہیں۔ اس فتنہ کے مختلف اسباب پر روشنی ڈالتے ہوئے بتاتے ہیں کہ اس فتنہ کے ردعمل کے طور پر اسناد اور علم الرجال کا نہ صرف آغاز ہوا بلکہ ان فنون نے ترقی بھی کی۔ اس علم کی وجہ سے ہونے والی تصانیف میں معرفۃ الصحابہ، کتب الطبقات، جرح وتعدیل، ضعفا، ثقات، کتب اسماء والکنیٰ، موتلف ومختلف، تاریخ الوفیات، معاجم الشیوخ اور علم الرجال کی مختلف بنیادوں پر لکھی گئی کتب شامل ہیں۔

اس کے بعد وہ کتابت حدیث کے مختلف ادوار بیان کرتے ہیں۔ نبی ﷺ کی حیات میں، صحابہ کرامؓ اور تابعین عظامؒ کی حیات میں وغیرہ۔ اس کے بعد اہم کتب حدیث کا ذکر ہے۔ اس کے بعد تیسری صدی ہجری کے بعد کتب حدیث پر مختلف انواع میں ہونے والی تصانیف کا ذکر ہے۔ جن میں معاجم، مستدرکات، مستخرجات، احکام کے متعلق احادیث کی کتب، کتب الاطراف، کتب الزوائد، کتب التخریج اور کتب المصنفات وغیرہ شامل ہیں۔

مراجع ومصادر کی انتہائی جامع فہرست ہے جس میں قدیم ماخذ، جدید ماخذ، عجمی ماخذ، انگریزی کتب اور ترکی زبان کی کتب کا بھی ذکر کیا گیا ہے۔(۳۱)

عربی زبان میں محققین اور طلباء کے لئے انتہائی مفید کتاب ہے۔

یہ کتاب ۵۰۱ صفحات پر مشتمل ہے۔ مکتبۃ العلوم والحکم، مدینہ منورہ سے اس کا پانچواں ایڈیشن شائع ہوا۔ مذکورہ اشاعت پر سن طباعت درج نہیں ہے۔

نظم الدرر فی مصطلح اھل الاثر۔ (مصنف: احمد فرید)

فاضل مؤلف مقدمہ میں اصول حدیث کی اہمیت اور مسلمانوں کا دیگر ادیان پر اختصاص بیان کرتے ہیں کہ وہی ان اصولوں کے واضع ہیں اور انہوں نے ہی ان کو کمال تک پہنچایا ہے اور محدثین کی ان کوششوں کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انہوں نے اس علم میں گویا امکانی حد تک آخری تحقیقات مکمل کیں۔ لیکن عصر حاضر میں طلباء کی ہمتیں اتنی قوی نہیں رہیں کہ وہ براہ راست فاضل مؤلفین کی کتب سے سیر ہو سکیں، لہٰذا اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کتاب لکھی گئی ہے جو مرتب اور سہل انداز میں متقدمین اور متاخرین کی کتابوں کا نچوڑ ہے۔ (۳۲)

تمہید میں علم حدیث، روایت، درایت اور اہم کتب کا جائزہ، مقبول و رد کے لحاظ سے حدیث کی اقسام، حدیث حسن، ضعیف اور اس کی دو اقسام، (اول) ظاہری انقطاع کے لحاظ سے (دوم) خفی انقطاع کے لحاظ سے، راوی کی عدالت پر طعن کی وجہ سے ضعیف روایات، راوی کے ضبط پر طعن کی وجہ سے ضعیف، راویوں کی تعداد کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، منتہیٰ سند کے اعتبار سے حدیث کی اقسام، اسناد کا بیان، معرفت راوی، طرق تحمل وصیغ اداء، تاریخ الرواۃ، جرح وتعدیل، غریب الحدیث، ناسخ ومنسوخ اور مختلف الحدیث جیسے اہم عنوانات کو سہل انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

۹۹ مصادر و مراجع کی فہرست کے ساتھ، جن میں قدماء کی کتب کے ساتھ ساتھ جدید کتابوں سے استفادہ کیا گیا ہے۔ ۳۱۵ صفحات پر مشتمل یہ کتاب مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ سے ۱۴۱۵ھ میں شائع کی گئی۔

معجم مصطلحات الحدیث و لطائف الاسانید۔ (الدکتور محمد ضیاء الرحمٰن الاعظمی، استاذ جامعۃ اسلامیہ بالمدینۃ النبویہ)

مقدمہ میں ڈاکٹر اعظمی لکھتے ہیں کہ انہیں اس تصنیف کے لیے اس لئے تردد تھا کہ علوم الحدیث میں بکثرت ایسی کتب موجود تھیں جن میں اس موضوع پر کافی قیمتی مباحث موجود تھیں۔ لیکن ایک ایسی کتاب

جس میں ایک ساتھ یہ تمام مباحث ہوں، وقت کا تقاضا تھی اور اس عزم کے ساتھ یہ لکھی گئی۔ (۴۳)

اس میں اصول حدیث کی اصطلاحات کی وضاحت کی گئی ہے اور حروف تہجی کے لحاظ سے ان کا احاطہ کیا گیا ہے۔ ہر صفحے کے زیریں حصے پر حواشی میں حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے اور جس مبحث کو بھی لیا گیا ہے۔ اس کی کما حقہ' وضاحت کی گئی ہے اور محدثین کے اختلافات کے حوالے سے بھی بحث ہے۔ انتہائی آسان زبان استعمال کی گئی ہے۔ اور ہر نئے مبحث کو نئے ورق سے شروع کیا گیا ہے۔ جس سے کتاب کے ظاہری حسن میں اضافہ ہوا ہے۔

اس میں بھی حروف تہجی کے لحاظ سے تمام اہم عنوانات کو الگ الگ درج کیا گیا ہے جس سے قاری کے لئے کسی بھی اصطلاح کو تلاش کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔

فہرست موضوعات آخر میں درج کی گئی ہے۔ ۱۵۰ مصادر و مراجع سے استفادہ کیا گیا ہے۔

یہ کتاب اپنی جامعیت اور حسن ترتیب میں بے مثال ہے اور ڈاکٹر سہیل حسن کی اردو تصنیف، معجم اصطلاحات حدیث کا ماخذ بھی۔ (۴۴)

اس کتاب میں ۵۶۳ صفحات ہیں اور یہ کتاب ۱۹۹۹ء میں ناشر الضواء السلف، ریاض سے شائع کی گئی۔

(CONCLUSION)

لم اصول حدیث اپنی ضرورت و اہمیت کے لحاظ عظیم الشان علم ہے۔ ہر زمانے میں اور مختلف علاقوں کے علماء نے اس میں اپنے کمالات دکھائے ہیں۔ مسلمانوں میں دور قدیم سے ہی عرب محققین علمی کاوشوں کے حوالے سے اہم مقام کے حامل رہے ہیں۔ چنانچہ عربی زبان میں علم اصول حدیث پر جو علمی کاوشیں قرون اولی میں کی گئی تھیں، ان کی اہمیت آج تک مسلم ہے۔ بلکہ عرب و عجم میں سب اس علمی سرمایہ کی نہ صرف حفاظت کر رہے ہیں بلکہ اس میں مزید قیمتی اضافہ بھی کیا جا رہا ہے۔

☆☆☆☆

مراجع ومصادر

۱۔ امام سیوطی عبد الرحمٰن بن ابو بکر، جلال الدین (تحقیق طارق بن عواض)، تدریب الداوی فی شرح تقریب النواوی، دار العاصمۃ، ریاض ۲۰۰۳ء ج ۱۔ص ۳۷

۲۔ ایضاً، ص ۳۸

۳۔ ایضاً، ص ۴۲

۴۔ القرآن ۴۹:۶

۵۔ امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مقدمہ، باب نہی عن الحدیث بکل ما سمع، دار السلام، ریاض، ۱۴۱۹ھ

۶۔ امام ذہبی، ابوعبداللہ، شمس الدین، تذکرہ الحفاظ، دائرۃ المعارف العثمانیہ، دکن، ہند، ۱۹۵۵ء، صفحات ۲، ۶، ۱۰

۷۔ الاسعدی، مولانا، عبیداللہ، علوم الحدیث، ادارۃ المعارف کراچی، ۲۰۰۸ء، ص ۳۵

۸۔ امام سیوطی، تدریب الراوی، ج ۱، ص ۵۹

۹۔ عسقلانی، ابنِ حجر، احمد بن علی، نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر، مکتبہ رحمانیہ لاہور، س۔ ندارد، ص ۱۴

۱۰۔ علوی، ڈاکٹر خالد، اصول الحدیث مصطلحات و علوم، الفیصل، ۲۰۰۱ء، ص ۲۳؛ حنیف، سراج الاسلام، ڈاکٹر، معرفت علوم الحدیث، دار النوادر، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۱۰۹

۱۱۔ طحان الدکتور، محمود، المنہج الحدیث فی مصطلح الحدیث، مکتبہ المعارف، ریاض، ۱۴۲۵ھ، ص ۵

۱۲۔ حنیف، سراج الاسلام، ڈاکٹر، معرفت علوم الحدیث، دار النوادر، لاہور، ۲۰۱۱ء، ص ۲۴

۱۳۔ علوی، ڈاکٹر خالد، اصول الحدیث مصطلحات و علوم، الفیصل، ۲۰۰۱ء، ص ۲۴

۱۴۔ عسقلانی، ابنِ حجر، احمد بن علی، نزھۃ النظر شرح نخبۃ الفکر فی مصطلح اھل الاثر، مکتبہ رحمانیہ لاہور، س۔ ندارد، ص ۱۵

۱۵۔ الکتانی، سید محمد بن جعفر، الرسالۃ المستطرفہ لبیان مشھور کتب السنۃ المشرفۃ، دار البشائر الاسلامیۃ ۱۹۹۳ء، ص ۱۴۳

۱۶۔ حنیف، سراج الاسلام، ڈاکٹر، معرفت علوم الحدیث، دار النوادر، لاہور ۲۰۱۱ء، ص ۱۱۱

۱۷۔ ابن الصلاح، ابوعمرو عثمان بن عبد الرحمٰن، تحقیق: الدکتور نور الدین عتر۔ مقدمہ محقق، علوم الحدیث

معروف به مقدمه ابن الصلاح، دارالفکر العاصر، بیروت، ۱۹۸۶ء، ص ۱۹

۱۸۔ عسقلانی، ابنِ حجر، احمد بن علی ، نزهة النظر شرح نخبة الفکر فی مصطلح اهل الاثر، مکتبہ رحمانیہ لاہور، س۔ ندارد، ص ۱۶

۱۹۔ طحان، محمود، الدکتور، المنهج الحدیث فی مصطلح الحدیث مکتبہ المعارف، ریاض، ۱۴۲۵، ص ۶

۲۰۔ ظفر، عبدالروٗف، ڈاکٹر، التحدیث فی علوم الحدیث، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۲۰۰۰ء، ۱۱۹

۲۱۔ ابن الملقن ، حافظ، عمر بن علی ، النحوی (تحقیق علی حسن علی عبد الحمید)، التذکره فی علوم الحدیث، دارعمار، عمان ۱۹۸۸ء، ص ۶

۲۲۔ علامہ شاکر، احمد محمد، الباعث الحثیث شرح الختصار علوم الحدیث للحافظ ابنِ کثیر، دارالکتب العلمیہ ، بیروت ۶ ، بدون سن، ص ۸۔

۲۳۔ ایضاً، ص ۱۱

۲۴۔ ظفر، عبدالروٗف، ڈاکٹر، التحدیث فی علوم الحدیث، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۱۲۴

۲۵۔ السخاوی، حافظ، محمد بن عبدالرحمٰن (تحقیق عبدالکریم ومحمد بن عبداللہ)، فتح المغیث شرح الفیة الحدیث، مکتبة دارالمنهاج، ریاض، ۱۴۲۶ھ، ج ۵

۲۶۔ ظفر، عبدالروٗف، ڈاکٹر، التحدیث فی علوم الحدیث، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۱۲۶

۲۷۔ الاعظمی، محمد مصطفیٰ، الدکتور، دراسات فی الحدیث النبویؐ و تاریخ تدوینه، المکتبہ الاسلامی، بیروت، ۱۹۸۰ء، ص ۹

۲۸۔ طحان، محمود بن احمد، تیسیر المصطلح الحدیث، مرکز الهدیٰ للدراسات، اسکندریہ، ۱۴۰۵ھ

۲۹۔ ظفر، عبدالروٗف، ڈاکٹر، التحدیث فی علوم الحدیث، مکتبہ قدوسیہ، لاہور، ۲۰۰۰ء، ص ۱۲۶

۳۰۔ علوی، ڈاکٹر خالد، اصول الحدیث مصطلحات و علوم، الفیصل، لاہور، ۲۰۰۱ء، ص ۳۵

۳۱۔ العمری، اکرم ضیاء، الدکتور، بحوث فی تاریخ السنة المشرفة، مکتبة العلوم والحکمہ، مدینة المنورة، طبع خامس، بدون سن، ص ۴۶۸

۳۲۔ احمد فرید ، نظم الدرر فی مصطلح اهل الاثر، مکتبہ ابن تیمیہ، قاہرہ، ۱۴۱۵ھ، ص ۸

۳۳۔ الاعظمی، ضیاء الرحمٰن، محمد، الدکتور، معجم مصطلحات الحدیث ولطائف الاسانید، الضواء السلف، ریاض، ۱۹۹۹ء ، ص ۴

۳۴۔ سہیل حسن، ڈاکٹر، محمد، معجم اصطلاحات حدیث، ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد ۲۰۰۹ء، ص ۵۸